نہیں ہیں۔ ہر ہندی مسلمان اس سے کما حقہ واقف ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ حضرت الامام سلطان موصوف نے کسطرح عرب کی کایا پلٹ دی ہے اور صحیح معنوں میں خیر القرون کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اگر ہم مان لیں کہ ہندوستان کے تمام شیعہ حج سے رکجائینگے (جو غالباً قبل ہی سے رکے ہوئے ہیں) تو اس سے سلطان کو کیا نقصان پہونچ سکتا ہے۔ کیا تمام ہندی اہل سنت والجماعت اور مسلمانانِ عالم پر شیعوں کا کچھ بھی امتناعی زور چل سکتا ہے۔ غیر ممکن۔ اگر دوسرے فرقوں میں بھی ان کی ہمنوائی فرض کر لی جائے تو صاف کہا جا سکتا ہے کہ جو شخص باوجود وسعتِ مال کے قصداً حج کرنا چھوڑ دیگا وہ اپنی عاقبت خراب کرتے ہوئے اپنے اسلام کا جنازہ نکالیگا۔ اور اگر نقصان کچھ پہونچائیگا بھی تو بعض باشندگان ملک کو نہ کہ سلطان کو۔ اگرچہ اسکا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ رزق و فلاح کا دار و مدار تو ذاتِ خدا پر ہے۔ اسی لئے حضرت السلطان کو اس غلامانہ مخالفت و امتناع کی قطعی پروا نہیں۔ ان کا اعتماد و توکل فقط خدا پر ہے۔ ان کی للّٰہیت کے سامنے بڑی سے بڑی انسانی طاقت کچھ بھی قابلِ توجہ و درخورِ اعتنا نہیں۔ چہ جائیکہ شیعوں کی مٹھی بھر محکوم جماعت! بے شک ع

دشمن چہ کند چوں مہربان باشد دوست!

ابھی حال میں "ام القریٰ" میں سلطان موصوف کی تقریر چھپی ہے۔ جسکے تراجم اردو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں۔ اس کو پڑھنے اور غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ سلطان کتنی بڑی شخصیت کا جامع و مالک ہے۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اسکی بے نظیر اہمیت تسلیم کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ ہر ہر فقرہ میں اتباعِ کتاب و سنت، پیروی سلف کا خزانہ پنہاں ہے۔ وہ محمدی ہے۔ قرآن و حدیث دونوں ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہے۔ سچا خادمِ اسلام ہے۔ اپنے تمام توجہات و طاقتیں صرف علوِ اسلام کیلئے مرکوز رکھنا چاہتا ہے۔ آؤ ایسے عظیم الشان بادشاہ کیلئے متفقہ طور پر دلی دعا کریں۔

"محدث" کی حیثیت ابھی تبلیغی ہے اسلئے جو مضامین شائع ہوئے اور ہو رہے ہیں، وہ با ہم دگر صرف مذہب و اخلاق سے متعلق ہیں۔ لیکن اس نوعیت کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ہی ہم اپنے بعض کرم فرماؤں کی رائے سے انہیں مضامین کی علمی حیثیت بھی بلند بنانی چاہتے ہیں۔ چنانچہ زیرِ نظر اشاعت ہی سے یہ فرق نمایاں طور پر محسوس کیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ "محدث" کی اشاعت کوئی اعلیٰ پیمانہ پر نہیں ہوئی ہے۔ ابھی تجربی طور پر ہم تبلیغ کا تجربہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ آئندہ اس تجربہ و پختگی کے بعد اسکی حیثیت بہت کچھ بڑھ جائے اور پھر اعلیٰ شان سے یہ کام انجام دیا جاسکے (ان شاء اللہ) لہذا فی الحال اسکے تکمیل مقاصد کی تشنگی اور صفحات کی کمی وجہ شکایت و جبیں شکنی نہیں ہونی چاہئے۔

اس ماہ میں ہمارے پاس اتنے مضامین آئے کہ تمام کو شائع کرنا بالکل دشوار تھا لہذا ہمیں مجبوراً اسی قدر شائع کرنا پڑا جسقدر رسالہ میں وسعت تھی باقی مضمون نگار دنسے بشرطِ پسند ہم آئندہ اندراج کے وعدہ پر عفو خواہ ہیں۔ اس کثرت کی بنا پر ہمیں اپنا مضمون سلسلۂ اہمیت حدیث بھی ملتوی کرنا پڑا۔ آئندہ اشاعت سے راقم الحروف کے قلم سے تدوین حدیث و ائمہ مدونین کا ایک مستقل سلسلہ شروع ہوگا۔ انشاء اللہ۔

عبد الحلیم ناظم صدیقی۔ مدیر "محدث"